روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۲۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۴۱-۷۶ | ہفتہ ۱۳ جمادی الثانی ۱۴۱۲ھ ، ۲۱ فتح ۱۳۷۰ ہش ۲۱ دسمبر ۱۹۹۱ء | نمبر ۲۸۷

ایمان لانے والوں کی مدد کریں

"بہت سے ایسے ایمان لانے والے ہونگے جو سچے دل سے توبہ بھی کر چکے ہوں گے لیکن اپنی بہت سی بدیاں ساتھ لے کر آئیں گے۔ جن سے چھٹکارا پانا ان کے بس میں نہیں۔ اگر ان کی طرف توجہ نہ کی گئی۔ اگر داعوت الی اللہ) کرنے والا ان سے مستقل تعلق رکھ کے ان کی برائیاں دور کرنے میں ان کی مدد نہیں کرتا تو ایسے ہی ہوگا جیسے بعض بچے وبائی امراض کا شکار ہوتے ہیں اور مائیں ان کو جگہ جگہ لئے پھرتی ہیں۔ اتنا نہیں سوچتیں کہ مجالس میں لے کے جائیں گی تو اور بھی بیماریاں پھیلائیں گی"۔

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"توبہ کے درخت بو تا تم اس کے پھل کھاؤ۔ توبہ کا درخت بھی بالکل ایک باغ کے درخت کی مانند ہے جو جو حفاظتیں اور خدمات اُس باغ کے لئے جسمانی طور سے ہیں وہی اس توبہ کے درخت کے واسطے رُوحانی طور پر ہیں۔ پس اگر توبہ کے درخت کا پھل کھانا چاہو تو اس کے متعلق قوانین اور شرائط کو پُورا کرو ورنہ بے فائدہ ہوگا۔

یہ خیال نہ کرو کہ توبہ کرنا مرنا ہوتا ہے۔ خدا قلیل شئے سے خوش نہیں ہوتا اور نہ وہ دھوکہ کھاتا ہے۔ دیکھو اگر تم بھوک کو دُور کرنے کے لئے ایک لُقمہ کھانے کا کھاؤ یا پیاس کے دُور کرنے کے لئے ایک قطرہ پانی کا پیو تو ہرگز تمہاری مقصد براری نہ ہوگی۔ ایک مرض کے دفع کرنے کے واسطے ایک طبیب جو نسخہ تجویز کرتا ہے جب تک اس کے مطابق پُورا پُورا عمل نہ کیا جاوے تب تک اس کے فائدہ کی اُمید امر موہوم ہے اور پھر طبیب پر الزام۔ غلطی اپنی ہی ہے اسی طرح توبہ کے واسطے مقدار ہے اور اس کے بھی پرہیز ہیں۔ بد پرہیز بیمار تندرست نہیں ہو سکتا"۔ (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۱۵۲، ۱۵۳)

فضل عمر ہسپتال میں دانتوں کے ماہر ڈاکٹر کی آمد

دانتوں کے امراض کے ماہر مکرم ڈاکٹر داؤد احمد صاحب کراچی سے تشریف لا رہے ہیں اور ۲۲، ۲۳ دسمبر ۱۹۹۱ء کو فضل عمر ہسپتال میں مریضوں کے علاج معالجہ میں مدد کریں گے۔ چنانچہ ان دو ایام میں پورا دن علاج معالجہ کی سہولت میسر ہو گی۔ ضرورت مند احباب سے گذارش ہے کہ وہ ۲۱ دسمبر ۱۹۹۱ء تک ہسپتال تشریف لا کر وقت حاصل کر لیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال)

آپس میں سچی ہمدردی کریں

سیدنا حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:

"ہماری جماعت کو سرسبزی نہیں آئے گی جب تک وہ آپس میں سچی ہمدردی نہ کریں جسے پوری طاقت دی گئی ہے وہ کمزور سے محبت کرے۔۔۔ جماعتیں تبھی بنتی ہیں کہ بعض بعض کی ہمدردی کر کے پردہ پوشی کی جاوے۔ جب یہ حالت پیدا ہو تب ایک وجود ہو کر ایک دوسرے کے جوارح ہو جاتے ہیں اور اپنے تئیں حقیقی بھائی سے بڑھ کر سمجھتے ہیں۔۔۔ اب تم میں ایک نئی برادری اور نئی اخوت قائم ہوئی ہے۔۔۔ جس میں امیر غریب بچے جوان بوڑھے ہر قسم کے لوگ شامل ہیں۔ پس غریبوں کا فرض ہے کہ وہ اپنے معزز بھائیوں کی قدر کریں اور عزت کریں اور امیروں کا فرض ہے کہ وہ غریبوں کی مدد کریں ان کو حقیر اور ذلیل نہ سمجھیں کیونکہ وہ بھی بھائی ہیں۔ گو باپ جدا جدا ہیں مگر آخر تم سب کا روحانی باپ ایک ہی ہے اور وہ ایک درخت کی شاخیں ہیں"۔

بدعت اور رسم توحید کے قیام میں بڑی روک ہیں

اقتباس از خطبہ جمعہ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث (اللہ تعالیٰ کی رحمتیں ہمیشہ آپ پر نازل ہوں)

"ہماری جماعت کا پہلا اور آخری فرض یہ ہے کہ توحید خالص کو اپنے نفسوں میں بھی اور اپنے ماحول میں بھی قائم کریں اور شرک کی سب کھڑکیوں کو بند کر دیں۔ ہمارے گھروں میں صرف توحید کے دروازے ہی کھلے رہیں اور شرک کی سب راہوں کو ہم کلیتہً چھوڑ دیں۔ اور توحید کی راہوں پر بشاشت کے ساتھ چلنے لگیں۔ ہم بھی اور ہمارے بھائی بھی اور نوع انسان کے رشتہ سے جو ہمارے بھائی ہیں وہ بھی اس توحید خالص کی تعلیم پر قائم ہو جائیں۔

توحید کے قیام میں ایک بڑی روک بدعت اور رسم ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے جس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ ہر بدعت اور ہر رسم شرک کی ایک راہ ہے۔ اور کوئی شخص جو توحید خالص پر قائم ہونا چاہے وہ توحید خالص پر قائم نہیں ہو سکتا جب تک وہ تمام بدعتوں اور تمام بدرسوم کو مٹا نہ دے۔۔۔ رسوم تو بہت سی دنیا میں پھیلی ہوئی ہیں اور ان میں سے بعض احمدی گھرانوں میں بھی یا گھس گئی ہیں یا گھس رہی ہیں۔ اور اس تفصیل میں جانا میرے لئے ممکن نہیں۔ میں نے چند مہینے ہوئے مختلف علاقوں سے مربیوں کے ذریعہ بدعات کے متعلق اور بدرسوم کے متعلق معلومات حاصل کی تھیں۔ اور کسی وقت اللہ تعالیٰ نے توفیق عطا کی تو بعض رسوم کے متعلق تفصیل سے بھی بیان کروں گا۔ لیکن اس وقت اصولی طور پر ہر گھرانے کو یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ میں ہر گھرانہ کو مخاطب کر کے بدرسوم کے خلاف (سعئ بلیغ) کا اعلان کرتا ہوں۔۔۔ اور میں امید رکھتا ہوں کہ آپ سب میرے ساتھ اس (سعئ بلیغ) میں شریک ہونگے۔ اور اپنے گھروں کو پاک کرنے کے لئے شیطانی وسوسوں کی سب راہوں کو اپنے گھروں پر بند کر دیں گے دعاؤں کے ذریعہ اور کوشش کے ذریعہ اور جدوجہد کے ذریعہ۔۔۔ اور صرف اس غرض سے کہ خدا تعالیٰ کی توحید دنیا میں قائم ہو۔ ہمارے دلوں میں قائم ہو ہماری عورتوں اور بچوں کے دلوں میں قائم ہو۔ اور اس غرض سے کہ شیطان کیلئے ہمارے دروازے ہمیشہ کے لئے بند کر دیئے جائیں۔ اللہ تعالیٰ مجھے بھی اور آپ کو بھی ہر قسم کی نیکیوں کی توفیق عطا فرمائے"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۳ جون ۱۹۶۷ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ **الفضل** ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی ۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۲؍ فتح ۱۳۷۰ ہش ۱۲؍ دسمبر ۱۹۹۱ء

کسبِ معاش اور دعوت الی اللہ

ہر احمدی کو اس بات کا احساس ہے ـــ یا ضرور ہونا چاہیئے۔ کہ اس کا خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق ہے اور یہ تعلق اتنی قیمتی چیز ہے کہ اسے ساری دُنیا کو اس میں اپنا شریکِ کار بنانا چاہیئے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ ۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے ۔ تو فرماتے ہیں کہ میں کس دف سے منادی کروں کہ خدا تعالیٰ کی آگہی کے جو زر و جواہر میں نے پائے ہیں وہ دوسرے لوگ بھی حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ اور انہیں بھی یہ سعادت حاصل ہو کہ خدا ان کا ہو جائے ۔ اسی خواہش کی تتبع میں ہر احمدی خدا تعالیٰ سے اپنے تعلق کو وسیع سے وسیع تر کرنے کے لئے کوشاں رہتا ہے ۔ جسے خدا مل جائے اسے اور کیا چاہیئے ۔ جو اوروں کو خدا کے حصول اور اس کے مفاد کا راستہ دکھائے اس سے بڑھ کر کون خوش قسمت ہو سکتا ہے ۔

احمدی جہاں بھی ہو ـــ ایک جگہ سے کسی بھی دوسری جگہ چلا جائے ۔ اس کی نظر ہمیشہ خدا پر لگی رہتی ہے ۔ اور اس کے دل میں یہ خواہش موجزن ہوتی ہے کہ اسی کی طرح دوسرے لوگ بھی خدا کو حاصل کر لیں ۔ اسی کا نام دعوت الی اللہ ہے ۔ حضرت امام جماعت ایدہ اللہ بنصرہ العزیز دعوت الی اللہ کی طرف جماعت کی توجہ مبذول فرماتے ہیں اور حضور فرماتے ہیں کہ یہ کام چند آدمیوں کا نہیں ہے۔ یہ کام ہر شخص کے کرنے کا ہے اور اگر دیکھا جائے تو یہ کام ہو بھی اسی صورت میں سکتا ہے کہ تمام احمدی اس کام میں شب و روز مصروف رہیں آخر کون خدا کا متلاشی نہیں ہے لیکن خدا کی تلاش کے راستوں کا کتنے لوگوں کو علم ہے ۔

ہمارے بہت سے نوجوان یورپ میں گئے ہوئے ہیں ۔ اگرچہ بظاہر تو ان کی غرض کسبِ معاش ہو گی لیکن کسبِ معاش اور دعوت الی اللہ کو الگ الگ تو سمجھنا ضروری نہیں ہے کسبِ معاش جسم کے لئے اور دعوت الی اللہ رُوح کے لئے ۔ اور جس طرح جسم اور رُوح کو باہمی تعاون کی ضرورت ہے اسی طرح کسبِ معاش اور دعوت الی اللہ کو ساتھ ساتھ چلنے کی ضرورت ہے اور اگر یہ ساتھ ساتھ نہ چلیں تو دونوں غیر مؤثر ہو جاتے ہیں ۔ یورپ میں بسنے والے ہمارے نوجوانوں کی رہنمائی کے لئے حضرت امام جماعت ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں ۔ "مغرب کا معاشرہ جس میں آج احمدی دم لے رہے ہیں ۔ یہ اسفل السافلین کا معاشرہ ہے ہر طرف سے آوازیں پڑیں گی کہ آؤ اور دُنیا کی لذتوں میں ہمارا ساتھ دو اور ہمارے ساتھ مل کر واپسی کے وہ سفر اختیار کرو جن کے نتیجہ میں حیوانی اور بہیمانہ لذتیں حاصل کر رہے ہیں ۔ دوسری طرف خدا تعالیٰ کی آواز ہے کہ یہ تمہاری تنزلی اور ذلتوں کے راستے ہیں پھر خدا کی طرف تمہارا رجوع نہیں ہو سکے گا۔"

اس لئے یہ نہایت ضروری ہے کہ کسبِ معاش کو دعوت الی اللہ کے ساتھ منسلک کیا جائے اور اس گندے معاشرہ میں رہنے کے باوجود خدا تعالیٰ سے تعلق مضبوط رہے اور دوسرے لوگوں کو بھی خدا کے قریب لایا جاتا رہے ۔

میں نے مانگا تھا بُوٹ کا تسمہ
ٹوٹ بھی تُو نے کر دیا ہے عطا
مانگنا ہے مرا کمال اے دوست؟
یا ہے دینا، ترا کمال، بتا

ـــــــ ابوالاقبال

O

کہتی ہیں ڈھلی ہوئی نگاہیں
اُتریں گی زمین پر پناہیں

حالات سے کس طرح نباہیں
جینا بھی اگر نہ لوگ چاہیں

منظر کی نہ تاب لا سکیں گی
نگھوں سے اگر ملیں نگاہیں

خیموں میں ہیں بے وطن مسافر
خیموں کی کٹی ہوئی ہیں یا نہیں

شاید انہیں مل گئے کھلونے
بچّوں کی بدل گئیں نگاہیں

آئے گا جواب آسماں سے
بولیں گی ضرور سجدہ گاہیں

اچھّی بھی ہے عقل اور بُری بھی
اتنا بھی نہ عقل کو سراہیں

چھوڑیں بھی ہمیں ہمارا کیا ہے
اللہ سے اپنی خیر چاہیں

ہم سا بھی نہ ہو گا کوئی ناداں
تجھ سے بھی اگر نہ ہم نباہیں

پتّوں پہ لکھی ہوئی ہیں مضطر
موسم کی تمام اصطلاحیں

چوہدری محمد علی

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں :۔

" پس کس قدر ضرورت ہے کہ تم اس بات کو سمجھ لو کہ تمہارے پیدا کرنے سے خدا تعالیٰ کی غرض یہ ہے کہ تم اس کی عبادت کرو اور اس کے لئے بن جاؤ ۔ دنیا تمہاری مقصود بالذات نہ ہو . . . . میں یہ نہیں کہتا کہ تم دنیا کے کاروبار چھوڑ دو ۔ بیوی بچوں سے الگ ہو کر کسی جنگل یا پہاڑ میں جا بیٹھو "

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ۔ ——— نون بسین

سوویت دولتِ مشترکہ

سوویت یونین میں شامل پہلی تین ریاستوں نے کامن ویلتھ بنائی تھی۔ اب ان کے ساتھ پانچ اور ریاستیں شامل ہو گئی ہیں۔ اور جیسا کہ صاف نظر آتا ہے۔ ان ریاستوں کا اشتراک زیادہ تر بورس یلسن کی خواہش کے مطابق اور اسکی کوششوں کے نتیجہ میں وقوع پذیر ہوا ہے۔ کیونکہ اس طرح بورس یلسن کی قوت بڑھ رہی ہے اسلئے صدر میخائل گورباچوف نے ان کے متعلق اپنا رویہ پہلے کی نسبت خاصا نرم کر دیا ہے۔ بہت سی ریپبلکس اس دولت مشترکہ میں شریک ہو کر گورباچوف کی طاقت کو بالکل ختم کر دیں گی۔

یلسن نے گذشتہ روز ایک اخبار کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ یہ دولت مشترکہ جواب سوویت یونین میں قائم کی گئی ہے ۱۹۹۲ء تک اقتصادی حالت کو بہتر بنا دے گی۔ اور اسکے بعد وہاں کسی علاقے میں بھوک باقی نہیں رہے گی۔ کہتے ہیں کہ مسٹر گورباچوف نے جس قسم کی یونین کا ارادہ ظاہر کیا تھا وہ دولتِ مشترکہ کے قیام سے یا تو ختم ہو گیا ہے یا اسکی اہمیت کم سے کم تر ہوتی چلی جا رہی ہے۔ حالیہ ایام میں مسٹر گورباچوف نے بار بار متنبہ کیا تھا کہ اگر سوویت یونین کی مختلف ریاستوں نے آزادی حاصل کرنا شروع کر دی تو سوویت یونین کے لئے یہ بات نہایت خطرناک ثابت ہو گی اور ان ریاستوں کے آپس کے جھگڑے بھی اسی طرح کھڑے ہو جائیں گے کہ ان کا ختم کرنا کوئی آسان بات نہ ہو گی۔ کہتے ہیں کہ گذشتہ ہفتے انہوں نے کہا کہ وہ اس بات سے خوش ہیں کہ سوویت یونین نئے رنگ میں تشکیل پا رہا ہے۔ اور اب یہ ساری سوویت یونین کا نمائندہ ہو گا۔

یہ بات ان کی طرف سے ان کے نمائندے آئنڈری گریشو (ENDRI GRACHEV) نے کہی۔ یہ تو سب کو معلوم ہے کہ کچھ عرصے سے سوویت یونین میں خوراک کا اس حد تک بحران بڑھ گیا ہے کہ اس بات کا ڈر تھا کہ خانہ جنگی نہ شروع ہو جائے۔ اور اب اگر یلسن کے کہنے کے مطابق ۱۹۹۲ء تک اقتصادی حالت ٹھیک ہو جائے گی۔ تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ سوویت یونین دوبارہ اپنے پاؤں پر کھڑا ہو رہا ہے۔ مسٹر یلسن نے کہا ہے کہ دولت مشترکہ کا نظریہ بالکل نیا ہے۔ اور اسلئے شروع میں تو حالات خراب ہوتے نظر آئیں گے۔ لیکن بعد میں استحکام پیدا ہو گا۔ اور ایک سال کے بعد ہمارا قدم ترقی کی طرف اٹھنا شروع ہو جائے گا۔ آئندہ موسم سرما کے متعلق ان کا کہنا ہے کہ ہمارے لوگوں کو مشکلات کا پوری طرح ادراک ہونا چاہیئے اور اسکے متعلق آپس میں گفت و شنید کرتے ہوئے ہچکچانا نہیں چاہیئے خوراک کے سلسلے میں فسادات کی قطعاً کوئی ضرورت نہیں ہے۔ ہمیں لوگوں کو بتانا چاہیئے کہ ہمارے پاس کیا کچھ ہے اور ہم اسے کسطرح مفید طور پر استعمال کر سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ دولت مشترکہ کا قیام اس بات کا بھی ضامن ہو گا کہ لوگوں کو حفاظت ملے اور جوہری توانائی ایک ہی کمان کے ماتحت رکھی جا سکے۔

عراق ایران جنگ اور پیریز ڈی کوئیار

گذشتہ روز اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل پیریز ڈی کوئیار نے عراق پر الزام لگایا کہ اس نے ۱۹۸۰ء میں ایران کے ساتھ بلا جواز جنگ شروع کی تھی۔ وہ ایران کے ایک جھگڑے میں فیصلہ سنا رہے تھے۔ اور کہا جاتا ہے کہ دنیا بھر سے رابطے کے سلسلے میں ایران کا یہ ایک اہم قدم ہے۔

بعض سفارت کار کہتے ہیں کہ مغربی یرغمالی جو لبنان میں تھے۔ ان کی رہائی میں پیریز ڈی کوئیار کے اس فیصلے نے اہم کردار ادا کیا ہے۔ ایران کے متعلق بھی یہ کہا گیا ہے کہ اس نے ان یرغمالیوں کی رہائی میں قابل تحسین کردار ادا کیا ہے۔ اب اس فیصلے کے بعد ایران کے لیے یہ بات آسان ہو جائے گی۔ کہ وہ بغداد سے جنگ کا ہرجانہ وصول کرے اس جنگ میں دونوں طرف دس لاکھ سے زیادہ افراد ہلاک ہوئے یا زخمی ہوئے۔ اور اس میں حصہ لینے والے بعض اوقات تیرہ تیرہ سالہ بچے بھی شامل ہوتے تھے۔

پیریز ڈی کوئیار نے اقوام متحدہ کی سیکورٹی کونسل کو لکھے گئے اپنے خط میں یرغمالیوں کے متعلق کوئی ذکر نہیں کیا تھا۔ اور اقوام متحدہ کے حکام کا کہنا ہے پیریز کا بغداد کے خلاف فیصلہ دینا ایسی بات نہیں ہے جس میں یرغمالیوں کی رہائی میں کوئی آسانی پیدا کی ہو۔ لیکن اس بات کا ضرور خط میں ذکر ہے کہ پیریز نے ۱۴ اگست کو جو ایران اور عراق کو خط لکھے تھے۔ ان میں یہ پوچھا گیا تھا کہ دونوں کے نزدیک اس جنگ کا اصل مقصد کیا تھا۔ کیونکہ اس کے قریب ہی شیعہ مسلم گروپ کے ہاتھوں یرغمال بنائے گئے برطانوی شخص کو رہا کیا گیا تھا۔ (خان میکارتھی) اس لیے ان دونوں باتوں کو آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ منسلک کیا جا رہا ہے۔ اپنے خط میں پیریز نے یہ بھی کہا کہ طاقت کا غیر قانونی استعمال کیا جا رہا تھا۔ اور ایک دوسرے کے علاقے کے استحکام کو نقصان پہنچایا جا رہا تھا۔ اور اس بات کو اس جھگڑے کی بنیاد کہا گیا ہے۔

ایران کے صدر ہاشمی رفسنجانی نے کہا ہے کہ ہمیں اس بات کی خوشی ہے کہ ہم نے جو جنگ لڑی تھی وہ دفاعی جنگ ثابت ہوئی ہے۔ عراق پر الزام سے ہمیں اس بات کا احساس ہوا ہے کہ واقعی جنگ ہم نے جیت لی ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ایک لمبے عرصے تک ہمارے متعلق غلط فیصلے پر لوگ قائم تھے۔ اب انہیں یہ احساس ہوا ہے کہ ہمارا مؤقف درست تھا اور عراق کا غلط۔ اور جو جنگ ہم لڑ رہے تھے۔ وہ خود حفاظتی تھی۔

فلسطینیوں کے حقوق

مقبوضہ فلسطینی علاقوں میں جو مظاہرے ہو رہے ہیں ان کے سلسلے میں یاسر عرفات نے ڈاکار میں اسلامی چوٹی کانفرنس کے شرکاء سے اپیل کی ہے کہ وہ اپنا امدادی حصہ کچھ اور بڑھا دیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ مظاہرے اب پانچویں سال میں داخل ہو رہے ہیں۔ اور انہیں اس وقت تک ختم کرنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔ جب تک کہ فلسطین کے مقبوضہ علاقے پوری طرح سے اسرائیل سے آزاد نہیں ہو جاتے۔ انہوں نے مزید کہا کہ انصاف اور عدل کے ساتھ ہمارے لوگوں کی دلچسپی انہیں اس بات پر مجبور کرتی ہے کہ باوجود مزاحمت کے اور بھاری نقصانات کے وہ اپنے مظاہروں کو جاری رکھیں اور آخر کار اسرائیل کو اس بات پر مجبور کر دیں کہ وہ ان علاقوں کو خالی کر دے۔ یاسر عرفات نے کہا کہ اسلامی اُمّہ کو چاہیئے کہ وہ اس جھگڑے میں بھرپور کردار ادا کرے اور اب جبکہ عالمی سطح پر تبدیلیاں رونما ہو رہی ہیں تو ہر شخص کو معلوم ہونا چاہیئے کہ فلسطینیوں کے حقوق اگر انہیں دلائے نہ جا سکے تو یہ تبدیلیاں بے معنی ہو کر رہ جائیں گی۔

اسرائیل کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ وہ تشدد آمیز کارروائیاں کر رہے ہیں۔ اور چاہتے ہیں کہ اس تشدد کے ذریعے فلسطینیوں کے جذبے کو کچل دیں حالانکہ یہ ایک ناممکن بات ہے

جولان پہاڑیاں

اسلامی چوٹی کانفرنس جو گذشتہ دنوں ڈاکار میں منعقد ہوئی سے واپسی پر شام کے نائب صدر عبدالحلیم خدام نے اس بات کا پُر زور مطالبہ کیا کہ اسرائیل کو تمام مقبوضہ علاقوں سے نکل جانا چاہیئے اور فلسطینیوں کے جائز انسانی حقوق انہیں ملنے چاہئیں۔ مسٹر خدام نے کہا کہ جہاں تک جولان پہاڑیوں کا تعلق ہے ان کا فیصلہ اسرائیل کی پارلیمنٹ نہیں کر سکتی۔ یہ بات ہمارے ساتھ تعلق رکھتی ہے اور ہمارا یہ فیصلہ ہے کہ ہم اس علاقے کو واپس لے کر رہیں گے۔ بے شک اسمیں کچھ وقت لگے لیکن یہ بات یقینی ہے کہ اسرائیلیوں کو جولان کی پہاڑیوں سے بہت دور دھکیل دیا جائے گا۔ کیونکہ ہم اپنی زمین کا ایک انچ بھی کسی کے حوالے نہیں کرنا چاہتے۔

اسی طرح انہوں نے یہ بھی کہا کہ فلسطینیوں کے تمام حقوق انہیں ملنے چاہئیں۔ مسٹر خدام نے مزید کہا کہ شام اس بات کی جستجو میں ہے کہ ان تمام امور کا مکمل حل ملے۔ اور عرب اسرائیل تنازعہ بنیاد ہی سے ختم کیا جائے۔ اور یہ سب کچھ اسی طرح ہو سکتا ہے کہ اقوام متحدہ نے اس سلسلے میں جو قرار دادیں پاس کی ہوئی ہیں۔ ان پر پوری طرح عمل کیا جائے۔ صرف اسی وقت عرب اور اسرائیل تعلقات بہتر ہو سکتے ہیں۔ جب اسرائیل مقبوضہ علاقوں کو عربوں کے حوالے کر دے۔

صدام حسین اور عراقی

عراق کے ایک سفارت کار نے گذشتہ روز لاہور میں کہا کہ عراقی صدر صدام حسین سے پیار کرتے ہیں اور جتنا آج وہ ان کے دل کے قریب ہیں اتنا کبھی پہلے نہیں ہوئے۔ انہیں یقین ہے کہ امریکہ یا کوئی بھی اور طاقت صدام حسین کو اقتدار سے الگ نہیں کر سکتی۔ لیکن اگر صدام حسین کو حکومت سے الگ کر دیا گیا تو عالمی برادری کو یہ بات جان لینی چاہیئے کہ عراق کئی حصوں میں تقسیم ہو جائے گا۔ اس سلسلے میں اسی سفارت کار نے کہا کہ اگرچہ گذشتہ خلیجی جنگ میں عراق کو بہت زیادہ نقصان ہوا ہے لیکن اب اس نے کافی حد تک اپنا نقصان پورا کر لیا ہے۔ جن [illegible] کوٹوں، مساجد اور ہسپتال باقی صد [illegible] یر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کویت میں گھریلو ملازمین

کویت کی باشندہ فاطمہ رباہ جو دو بچوں کی ماں ہے کا کہنا ہے کہ عراقیوں کے ہمارے ملک پر حملے کے بعد ہم لوگوں کی زندگی ایک مسلسل عذاب بنی ہوئی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ جب سے تیل کی بدولت کویتی عرب امیر ہوئے ہیں ان کے لئے کوڑا کرکٹ اٹھا کر گھر سے باہر پھینکنا یا اپنا ناشتہ خود تیار کرنا بھی ان کو ایک ذلیل کام معلوم ہوتا ہے۔ اور ان کے خیال میں یہ کام ان کی انا کی توہین کے مترادف ہیں۔ دراصل اس جنگ سے پہلے کویتی گھروں میں گھریلو کام کاج کرنے کے لئے بنگلہ دیش، فلپائن، سری لنکا اور ہندوستان سے درآمد شدہ سستی افرادی قوت بہت آسانی سے مہیا ہو جاتی تھی۔ لیکن عراق کے کویت پر قبضے کے دوران ان میں سے بیشتر لوگ واپس اپنے اپنے ملک کو چلے گئے۔ اور ابھی تک ان میں سے بہت کم لوگ واپس لائے جا سکے ہیں۔ جس کی وجہ سے یہ بحرانی صورت پیدا ہوئی ہے۔ اس صورت حال کے پیش نظر بہت سے کویتی لوگوں نے اب اپنے کام خود کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ایسی عورتیں جنہوں نے اس سے پہلے کبھی گھر کا معمولی کام بھی نہیں کیا تھا۔ انہوں نے جنگ کے دوران جبکہ وہ خود سعودی عرب یا مصر میں مہاجر کے طور پر رہ رہی تھیں کھانے پکانے کے کورس کئے۔ لیکن ایسے لوگ چند ایک ہی ہیں ورنہ اکثر کویتی اب بھی گھریلو کام کرنے کو ہرگز پسند نہیں کرتے۔

رباہ نے بتایا کہ مجھے اپنے چھوٹے بچے کے لئے دودھ تیار کرنے اور اسے بار بار پلانے کے لئے راتوں کو کئی کئی بار اٹھنا پڑتا ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ میں کئی ماہ سے رات کو صحیح طور پر سو نہیں سکی

کویت میں درمیانہ درجے کے گھروں میں بھی کم از کم ایک گھریلو ملازم ضرور ہوتا تھا۔ بلکہ عورتیں اس بات پر فخر کیا کرتی تھیں کہ کس کے گھر میں کتنے زیادہ گھریلو ملازم ہیں۔ کھانا پکانا۔ صفائی کرنا اور بچوں کی نگہداشت اور آیا گیری وغیرہ قسم کے کاموں سے کویتی عورتوں کو کبھی واسطہ نہیں پڑا تھا۔ محمد لیث جو کہ ایک ایسی ایجنسی کا مالک ہے جو کویتیوں کو غیر ملکی ملازمین مہیا کرنے کا کام کرتی ہے نے کہا کہ کویتی لوگ کار کے بغیر گذارا کر سکتے ہیں۔ بلکہ شاید وہ کچھ دیر کے لئے خوراک کے بغیر بھی زندہ رہ سکیں لیکن گھریلو ملازمین کے بغیر زندگی گذارنے کا تو تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ اس نے کہا کہ وہ یہ بزنس تقریباً ۲۰ سال سے کر رہا ہے۔ لیکن اس سال اس کا کاروبار خوب ترقی پر ہے۔ اور وہ اس کے لئے صدر صدام حسین کا ممنون ہے۔ اس نے کہا کہ گھریلو ملازم ہماری زندگی کا ایک بہت ضروری حصہ رہے ہیں۔ اور جب ہم اس کے متحمل ہو سکتے ہیں تو پھر اس میں حرج ہی کیا ہے۔

حکومت کے اندازے کے مطابق عراقی حملے سے پہلے کویت میں تقریباً ۲½ لاکھ گھریلو ملازم کام کرتے تھے۔ جن میں سے اکثریت عورتوں کی تھی اب ان میں سے صرف چند ہزار باقی رہ گئے ہیں۔

یہ مسئلہ اب پارلیمنٹ تک پہنچ گیا ہے۔ نیشنل کونسل جو کہ کویت کی عبوری پارلیمنٹ ہے کے اجلاس میں سب سے پہلے اسی مسئلے پر بحث ہوئی۔ جس میں گھریلو ملازمین کے ڈیلروں کی فیس کم کرنے اور سرخ فیتہ کو حائل نہ ہونے دینے پر غور و فکر ہوا۔ جنگ کے ختم ہونے کے ۴ ماہ بعد بھی کویتیوں کی اکثریت کویت واپس نہیں آئی تھی۔ اور اس کی وجہ یہ بتائی گئی کہ وہ لوگ گھریلو ملازمین کے بغیر کسی طرح بھی واپس آنے کو تیار نہ تھے۔

لیکن اس سارے قصے کا ایک تاریک پہلو بھی قابل غور ہے۔ اور وہ یہ کہ گھریلو ملازمین کو تنخواہ بہت کم دی جاتی تھی۔ اور اس کے علاوہ ان پر بہت سے مظالم کئے جاتے تھے۔ اور افسوس کی بات یہ ہے کہ ان مظالم کا مداوا کرنے کے لئے کوئی قانون یا ذریعہ بھی نہیں تھا۔

ایک دوسری گھریلو ملازمین مہیا کرنے والی ایجنسی کے مالک ہادی حسن نے کہا کہ یہ بیچارے گھریلو ملازم یہاں اس غرض سے آتے تھے کہ اپنے غریب ماں باپ، بہن بھائیوں کو اپنی زندگی گذارنے کے لئے کچھ رقم بھجوا سکیں۔ لیکن اس کی بجائے یہاں ان کو گھروں میں مارا پیٹا جاتا ہے ان کو ان کی رقم سے بھی محروم کر دیا جاتا ہے بلکہ ان کی عصمت دری بھی کی جاتی ہے۔

کویت میں اس قسم کی ۵۰۰ ایجنسیاں ہیں جہاں ایجنسیوں کے مالکان نے گھریلو ملازمین کی تصویروں کی فہرستیں رکھی ہوئی ہیں۔ اور جن لوگوں کو ایسے ملازمین کی ضرورت ہوتی ہے وہ ان تصویروں کو دیکھ کر اپنی پسند کے ملازمین حاصل کرتے ہیں۔

حکومت اس کام کے لئے ۲۰ سال سے کم عمر کے کسی فرد کو آنے کی اجازت نہیں دیتی۔ اور نہ ہی ۳۵ سال سے زیادہ عمر کی عورتوں کو۔ کیونکہ ان کے خیال میں ۳۵ سال کی عمر سے زیادہ عمر کی عورتیں اچھی طرح کام نہیں کر سکتیں۔ قومیت اور مذہب بھی اس معاملے میں کافی اہمیت رکھتے ہیں۔ ایک مسلمان ملک ہونے کی وجہ سے قدرتی طور پر مسلمانوں کو ترجیح دی جاتی ہے۔ اور نتیجہ کے طور پر مسلمان گھریلو ملازمین کو تنخواہ بھی زیادہ ملتی ہے۔ سری لنکا کے ایک مسلمان کو لانے کے لئے ایجنسی والے ۲،۷۰۰ دینار (۷،۷۰۰ ڈالر) وصول کرتے ہیں۔ جب کہ ایک عیسائی کے لئے ۲۴۰ دینار (۶۸۰ ڈالر) وصول کئے جاتے ہیں۔ ہندوستانی اور بنگلہ دیشی ملازمین اس سے بھی کم پر مل جاتے ہیں۔

اس وقت سب سے زیادہ کمی فلپائن کے لوگوں کی محسوس کی جا رہی ہے۔ ناروا سلوک کی وجہ سے پچھلے سال فلپائن گورنمنٹ نے اپنے باشندوں کو مزید کویت بھیجنے سے انکار کر دیا تھا۔ لیکن پھر بھی فلپائن کے کچھ لوگ دوسرے ملکوں کے ذریعے یہاں سمگل کئے جا رہے ہیں۔

جنگ سے پہلے گھریلو ملازمین میں سب سے زیادہ تعداد سری لنکا کے لوگوں کی تھی۔ اب پھر ان لوگوں کو سب سے زیادہ منگوایا جا رہا ہے۔ تقریباً ساٹھ ہزار سری لنکن جلد کویت پہنچ جائیں گے۔ اور یہ تعداد پہلی تعداد سے تقریباً ۲/۳ ہے۔

جانکر ناکا وائٹا جو کہ کویت میں سری لنکا کے چارج ڈی افیرز ہیں نے کہا کہ ان کا خیال تھا کہ جنگ کے بعد کویت میں گھریلو ملازمین کی مانگ کم ہو جائے گی۔ لیکن ایسا ہوا نہیں۔ انہوں نے کہا کہ اگرچہ یہ ایک نہایت افسوسناک امر ہے کہ ہم اپنے لوگوں کو ان ابتر حالات میں یہاں کام کرنے کی اجازت دیں۔ لیکن دوسری طرف یہ مجبوری ہے کہ ہمیں ان کی بھیجی ہوئی رقوم کی بھی اشد ضرورت ہے جس کے بغیر ہماری معیشت نہیں چل سکتی۔

والدین اور اساتذہ بچوں کی نگرانی کی طرف توجہ کریں۔ (حضرت فضل عمرؓ)

کس نے کیا کہا

جنرل چشتی کہتے ہیں۔ "بھٹو اور ضیاء میرے مشورے مان لیتے تو پاکستان کی تاریخ ہی بدل جاتی۔ میں نے ضیاء الحق کی کبھی خوشامد نہیں کی اسکی سزا مجھے ملی۔ اگر بھٹو قومی اتحاد کے ساتھ معاہدے پر دستخط کر دیتے تو مارشل لاء نہ لگتا۔ بھٹو نے ضیاء الحق سے کہا تھا مولویوں اور ولی خاں پر کبھی اعتبار نہ کریں۔ نہ معلوم ولی خان اور ضیاء کے درمیان کیا طے پایا کہ ولی خان نے عام معافی قبول کر لی۔ بھٹو کی رحم کی درخواست پر جس رفتار سے کارروائی کی گئی۔ اس کا کوئی جواز نظر نہیں آتا۔ یہ ضیاء اور سوار خان کی سازش تھی۔ قومی اتحاد کی تحریک کے دوران میں نے بھٹو کو دوبارہ الیکشن کرانے کا مشورہ دیا۔ قومی اتحاد والوں میں نا اہل لوگ بھی شامل تھے۔ ایک وزیر بے اختیار ہونے کا رونا روتا رہا۔ سترہ اگست کے حادثہ کے ذمہ دار خود ضیاء الحق تھے۔ ان کے قتل میں ایسے لوگ بھی ملوث ہیں جو ان کی حفاظت پر مامور تھے۔ مفتی محمود نے کہا۔ سردار قیوم پر مالی بے ضابطگی کا مقدمہ نہ بنائیں۔ میں نے کہا۔ ایسا ضرور ہو گا۔ جس پر انہوں نے ضیاء الحق سے بات کی۔ میں نے ضیاء کو ثبوت پیش کر دئیے۔ ضیاء الحق نے مجھے پنجاب کا گورنر بنانے کی پیشکش کی تھی جو میں نے قبول نہ کی۔ میں نے سردار قیوم کی گرفتاری کے لئے بھٹو کا حکم بھی نہیں مانا۔ میں نے بھٹو کے شریک جرم ملزموں کو پھانسی دینے کی مخالفت کی تھی انہوں نے صرف حکم مانا تھا۔ شیخ زید نے کہا فیصلہ والے دن وہ پاکستان نہیں رہیں گے۔ جنرل اروڑہ نے کہا بنگلہ دیش کی جنگ چھڑی، ہم نے یحیی کا جام صحت نوش کیا۔ جنرل نیازی نے میرے سامنے اعتراف کیا کہ انہوں نے مکتی باہنی کی طاقت کا غلط اندازہ لگایا تھا۔ جنرل نیازی نے مجھے فون کیا تو مجھے اندازہ ہو گیا کہ سب کام ہماری مرضی کے مطابق ہو رہے ہیں۔ جنرل اروڑہ نے بھارتی اخبار سنڈے آبزرور" میں اپنی یادداشتوں کا تذکرہ کرتے ہوئے ان خیالات کا اظہار کیا تھا۔

(اخبار جنگ)

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

"نماز بھی گناہوں سے بچنے کا ایک آلہ ہے۔ نماز کی یہ صفت ہے کہ انسان کو گناہ اور بدکاری سے ہٹا دیتی ہے۔ سو تم ویسی نماز کی تلاش کرو۔ اور اپنی نماز کو ایسی بنانے کی کوشش کرو۔ نماز نعمتوں کی جان ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فیض اسی نماز کے ذریعہ سے آتے ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

افسر بانو

خواتین کو مدِنظر رکھ کر لکھا گیا

ذہنی تناؤ سے نجات حاصل کریں

آج کل بھاگ دوڑ کا زمانہ ہے بیل گاڑی کی جگہ ریل نے لے لی ہے تو ریل کی جگہ ہوائی جہاز نے سنبھال لی ہے۔ وقت اور فاصلے سکڑ گئے ہیں۔ زندگی کی اس تیز رفتار کا ایک نتیجہ ذہنی تناؤ بھی ہے۔ ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ ۷۵ فیصد بیماریاں اسی تناؤ سے پیدا ہوتی ہیں۔ سر کے درد سے لے کر کینسر تک بے شمار بیماریوں کا سرچشمہ ذہنی تناؤ ہے۔ اسی کی وجہ سے تھکن غالب رہتی ہے۔ اسی کے باعث رات کو نیند نہیں آتی۔ اسی کے سبب سارا دن پریشانی میں گزرتا ہے اور موڈ خراب رہتا ہے جس کے نتیجے میں ازدواجی زندگی میں دراڑ پڑ جاتی ہے۔

ذہنی تناؤ ایک کشمکش کا نام ہے۔ ایک رسی کو دونوں طرف سے کھینچا جائے تو وہ بیچ میں سے ٹوٹنے لگتی ہے۔ انسان کے دل میں ہزاروں خواہشیں جنم لیتی ہیں، مگر سب پوری تو نہیں ہوتیں۔ انسان چاہتا کچھ ہے اور ہوتا کچھ ہے۔ ان ہی حالات میں وہ ذہنی تناؤ کا شکار ہو جاتا ہے۔ اس ذہنی تناؤ کا اثر اپنے اوپر تو ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ گھر، خاندان اور ان دوسرے افراد پر بھی پڑتا ہے جن سے آپ کا واسطہ پڑتا ہے۔ جہاں آپ نوکری کرتی ہیں یا کرتے ہیں وہاں کے لوگ، شوہر یا بیوی، بچے، رشتہ دار غرض تمام متعلقین اس کی زد میں کسی نہ کسی طرح آجاتے ہیں۔

اس بیماری سے بچنے کے لئے ذہن کو سکون پہنچانے کی کوشش کریں۔ حد سے زیادہ حساس اور جذباتی ہونا بھی ٹھیک نہیں ہے۔ اگر ایک دفعہ توجہ ہٹ جائے تو کچھ دیر کے لئے اس سے چھٹکارا مل جاتا ہے۔ اگر آپ کو کتب بینی کا شوق ہے تو کوئی ہلکی پھلکی کتاب پڑھیں (...) یا شعری مجموعہ آپ کا دل بہلا سکتا ہے۔ کسی سنجیدہ شے کا انتخاب نہ کریں، ورنہ افسردگی اور بھی بڑھ جائے گی اور آپ نے جس مقصد کیلئے مطالعہ شروع کیا تھا وہ مقصد فوت ہو جائیگا۔ اگر طبیعت مذہب کی طرف مائل ہو تو یہ سب سے اچھی بات ہے۔ خوب عبادت کریں اس میں تو آپ سب کچھ بھول بیٹھیں گی۔

ذہنی تناؤ اکثر اپنے غم اور الجھن کو سینے میں دبائے رکھنے سے بھی پیدا ہوتا ہے کسی عزیز سے دل کی بات کہیں اس سے دل کا بوجھ ہلکا ہو جاتا ہے۔ دوستوں سے اپنے دل کی بات کہنا اس سیفٹی والو کی طرح ہے جو پریشر کوکر میں لگا ہوتا ہے۔ جب بھاپ زیادہ ہو جائے تو سیفٹی والو کھل جاتا ہے اور بھاپ نارمل ہو جاتی ہے، ورنہ اس کے نہ کھلنے سے پریشر کوکر کے پھٹنے کا خطرہ رہتا ہے۔

ایک عورت کی ساس بہت ظالم تھی وہ کسی سے اس کی شکایت بھی نہیں کر سکتی تھی اس لئے اندر ہی اندر گھٹتی رہتی تھی۔ ایک دن وہ اکیلی باغ میں گھوم رہی تھی اور ساس کی باتوں پر پیچ و تاب کھا رہی تھی کہ آپ ہی آپ وہ ایک درخت کو ساس کا مجسمہ مان کر اسے گالیاں کوسنے دینے لگی۔ اس طرح جب اس کے دل کی بھڑاس نکل گئی تو وہ گھر واپس چلی گئی۔ اب اس نے اپنے آپ کو بہت ہلکا پھلکا محسوس کیا۔ اس کے بعد تو اس نے روز کا یہی معمول بنا لیا۔ جب غصہ آتا اور ساس کو کچھ کہنے کو جی چاہتا تو وہ باغ میں کسی بھی درخت کو خوب برا بھلا کہتی اور جب دل کا بوجھ ہلکا ہو جاتا تو خوشی خوشی گھر لوٹ آتی۔

کبھی کبھی انسان کو اس بات کا پتہ بھی نہیں چلتا کہ اس کے ذہنی تناؤ کا کیا سبب ہے۔ مثلاً آپ کسی سہیلی کے گھر جاتی ہیں۔ وہ آپ سے زیادہ مالدار ہے اور آپ تنگی میں زندگی بسر کر رہی ہیں تو آپ کو اس پر رشک آتا ہے اور اپنی حالت پر غصہ۔ اس کے علاوہ عورتیں عام طور سے دوسروں کی خوبصورتی سے بھی جلد جل اٹھتی ہیں۔ بے میل شادی بھی ذہنی تناؤ کی ایک بڑی وجہ ہوتی ہے۔ جو پاک و ہند میں ایک عام سی بات ہے پھر گھر میں آئے دن جھگڑے ہوتے رہتے ہیں جو ذہنی تناؤ کا ایک بڑا سبب بنتے ہیں۔

شوہر کی بیکاری یا کنواری لڑکیوں کا بوجھ یا نقلِ مکان بھی اس کی وجہ ہو سکتی ہے۔ مگر دنیا میں یہ سب تو ہوتا ہی رہتا ہے۔ اس سے فرار ممکن نہیں۔ بہتر ہے کہ ان باتوں پر سے توجہ ہٹانے کی بجائے ان پر سنجیدگی سے سوچیں اور فیصلہ اللہ پر چھوڑ دیں۔ زندگی ہر دم رواں دواں ہے۔ وقت کبھی ایک سا نہیں رہتا۔ ہر سیاہ بادل کے حاشیے میں نقرئی گوٹ موجود ہوتی ہے۔ امید کا دامن کبھی نہ چھوڑیں ناامیدی کفر ہے۔ آپ اپنی طاقت اور صلاحیت کی حد تک مسئلے کو سلجھا سکتی ہیں۔ خود کو نااہلیت کا طعنہ کبھی نہ دیں۔ اپنی طرف سے کبھی ناامید نہ ہوں۔ احساس کمتری کو دل سے نکال دیں۔ خدا نے اگر کسی کو دولت زیادہ دی ہے تو آپ کو بھی ضرور کوئی نہ کوئی وصف دیا ہوگا۔ لمبی لائن کی طرف دیکھیں تو چھوٹی لائن کی طرف بھی ضرور دیکھیں۔

ایک کاغذ پر اپنی صلاحیتوں اور کوتاہیوں کی فہرست لکھیں کاغذ کے درمیان ایک لکیر کھینچ لیں۔ صلاحیتیں اور کمزوریاں آمنے سامنے لکھیں۔ پھر آپ دیکھیں گی کہ اگر آپ میں کمزوریاں ہیں تو کیا ہوا، صلاحیتیں بھی تو موجود ہیں۔ آپ کے آس پاس خدا کی کون سی نعمتیں موجود ہیں اور کون سی نعمتوں سے آپ محروم ہیں سب کا جائزہ لیں۔ خدا کی نعمتوں کا شمار کریں اور اس کا شکر بجا لائیں۔

ایک بار شیخ سعدی نئے شہر میں داخل ہوئے تو ان کے پیروں میں جوتے موجود نہیں تھے۔ وہ چلتے ہوئے کچھ جھجک محسوس کر رہے تھے تھوڑی دیر کے بعد انہیں ایک ایسا آدمی دکھائی دیا جس کے پاؤں نہیں تھے سعدی نے گلہ کرنے کی بجائے خدا کا شکر ادا کیا کہ ان کے پاؤں تو سلامت ہیں۔ جوتا میسر نہ سہی تو کیا ہوا۔

ذہنی تناؤ سے بچنے کا ایک اور طریقہ یہ بھی ہے کہ اپنے آپ کو مصروف رکھیں۔ خالی دماغ شیطان کا گھر ہوتا ہے جتنی دیر آپ کام میں مصروف رہیں گی، ذہنی تناؤ بھی آپ سے دور رہے گا۔ بے شک یہ کوئی مستقل علاج نہیں، مگر چند گھنٹے کی مصروفیت آپ کو اس مصیبت سے چھٹکارا دے دے تو برا نہیں ہے۔

کھڑکی کے پاس کھڑے ہو کر خوب گہرے گہرے سانس لیں اور ۵ سیکنڈ تک سانس کو اندر روکنے کے بعد آہستہ آہستہ باہر نکالیں۔ دو تین منٹ کی اس ورزش کے بعد آپ خود کو ہلکا پھلکا محسوس کریں گی۔

ذہنی تناؤ کا ایک اثر یہ بھی ہوتا ہے کہ ٹھیک طرح نیند نہیں آتی۔ سونے کے لئے لیٹتے ہی جسم جیسے اکڑ جاتا ہے۔ مٹھیاں بند ہو جاتی ہیں اس کا علاج یہ ہے کہ جسم کو پہلے اور زیادہ اکڑائیں، پھر ڈھیلا چھوڑ دیں۔ مٹھی بھی خوب زور سے بند کریں پھر اسے کھولیں اور خوب ڈھیلا چھوڑ دیں ٹانگیں بھی اکڑا کر ڈھیلا چھوڑ دیں۔ اسی طرح ایک ایک عضو کو اکڑا کر ڈھیلا چھوڑ دیں۔ پھر تمام بدن ڈھیلا ہو جائے گا اور نیند آجائے گی۔

ذہنی تناؤ کو دور کرنے کے لئے کوئی شوق اختیار کریں۔ مثلاً اگر آپ کو نئے نئے کھانے پکانے کا شوق ہے تو آپ نئے نئے تجربے کر سکتی ہیں۔ اگر آپ کو پڑھانے کا شوق ہے تو محلے کے چھوٹے چھوٹے بچوں کو قرآن اور اردو وغیرہ پڑھا کر اپنا تناؤ کم کر سکتی ہیں۔ دوسروں کے کام آنے سے اور ان کی مدد کرنے سے آپ اپنے آپ کو ہلکا پھلکا محسوس کریں گی اور دلی سکون الگ ملے گا۔ اگر آپ کو لکھنے کا شوق ہے تو اس کی ابتداء کے طور پر اپنی سہیلیوں اور قلمی دوستوں سے خط و کتابت کر سکتی ہیں بعد میں اخباروں اور رسالوں میں بھی لکھ سکتی ہیں۔

اکثر عورتوں کے زیادہ بولنے پر اعتراض کیا جاتا ہے، مگر جدید میڈیکل سائنس نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ زیادہ بولنا کسی اور لحاظ سے اچھا سمجھا جائے یا نہ سمجھا جائے۔ طبی لحاظ سے نہایت مفید ہے۔ جدید تحقیقات بتاتی ہے کہ عورتیں چونکہ زیادہ بولتی ہیں۔ لہٰذا مردوں کے مقابلے میں انہیں مہلک بیماریاں کم ہوتی ہیں۔ مثلاً دل کا مرض، السر، ہائی بلڈ پریشر وغیرہ عورتوں کو کم ہی گھیرتے ہیں۔

ایک ممتاز امریکی ڈاکٹر گورڈن ہارٹ کا کہنا ہے کہ ہنسنا بولنا، بات چیت کرنا، قہقہے لگانا ایک طرح کی تھراپی ہے، جو خطرناک بیماریوں سے انسان کو بچاتی ہے۔ ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ خواتین اپنے ذاتی مسائل، اپنی پریشانیوں اور اپنے غم پر اتنا زیادہ بولتی ہیں کہ دل کا سارا غبار نکال لیتی ہیں۔ اس طرح وہ ذہنی تناؤ، ہیجان اور اضطراب سے بچی رہتی ہیں اس کے برخلاف اکثر مرد بولنے کی بجائے سوچتے زیادہ ہیں۔ وہ اپنے دل کی بات کسی کو بتانے کی بجائے چھپاتے ہیں۔ کڑھتے ہیں اور اندر ہی اندر سلگتے رہتے ہیں جس کا لامحالہ نتیجہ بیماریوں کی شکل میں نکلتا ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ اگر جذبات کا اظہار نہ ہو تو تناؤ اور کھنچاؤ میں اضافہ ہوتا ہے۔ جذبات کا اظہار غصہ کرنے رونے دھونے اور چیخنے چلانے کی صورت میں بہتر طور پر ہوتا ہے اور اس سلسلے میں عورتیں مرد سے آگے ہیں۔ مرد غصہ تو ضرور کرتے ہیں مگر رونے چیخنے چلانے اور بین کرنے کا عمل عورتوں میں زیادہ ہوتا ہے۔

ماہرین کا کہنا ہے کہ دل کا دورہ پڑنے کا اصل سبب وہ دباؤ اور تناؤ ہے جو مختلف مسائل پر سوچنے اور کڑھنے سے پیدا ہوتا ہے اگر لوگ اپنے مسائل پر آزادانہ اور بے تکلفانہ گفتگو کر لیں اور اپنے قریبی دوستوں اور رشتہ داروں کو اپنی پریشانیاں بتاتے رہیں تو ان کے دل و دماغ کا بوجھ ہلکا ہوتا ہے۔

ذہنی تناؤ سے السر کا مرض بھی پیدا ہو جاتا ہے جتنا زیادہ تناؤ ہوگا، اتنے ہی امکانات اس مرض کے بڑھ جائیں گے۔ اسی لئے مردوں کے مقابلے میں عورتوں میں یہ مرض کم ہوتا ہے۔ زیادہ بولنے اور اپنے جذبات کا زیادہ سے زیادہ اظہار کرنے کی وجہ سے ہی عموماً عورتوں کی زندگی مردوں سے زیادہ ہوتی ہے۔

اگر ازدواجی زندگی میں میل ملاپ سے رہنا ہے، پرسکون اور خوشحال زندگی گزارنا ہے تو ذرا ذرا سی بات پر شوہر کو طعنے نہ دیں۔ گھر میں بہن بھائیوں سے بگاڑ مول نہ لیں۔ ماں باپ اور بہن بھائی ایک گلدستہ ہیں جن کو پھولوں سے سجا کر قدرت نے آپ کو عطا کیا ہے۔ اس گلدستے کی قدر کریں۔ بہن بھائیوں کی قدر کسی اکلوتی اولاد سے معلوم کریں۔ آپ کے دکھ درد میں ان سے زیادہ کون آپ کا شریک ہو سکتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ انسان کی صحت پر پریشانیوں کا نہایت برا اثر پڑتا ہے۔ ہمیشہ سوچتے رہنا اور کھوئے

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لجنہ کالم

س :۔ حضرت سیدہ اُمّ طاہر کی وفات کب اور کہاں ہوئی۔

ج :۔ حضرت سیدہ اُمّ طاہر کی وفات ۵ مارچ ۱۹۴۴ء کو لاہور میں ہوئی۔

س :۔ حضرت سیدہ اُمّ طاہر کی وفات کے بعد صدر لجنہ کون ہوئیں۔

ج :۔ چونکہ حضرت سیدہ اُمّ ناصر کی بیماری کے باعث حضرت سیدہ اُمّ طاہر صدر ہوئی تھیں۔ اس لیئے حضرت اُمّ ناصر نے ہی پھر صدارت کا چارج لے لیا۔

س :۔ حضرت سیدہ اُمّ طاہر کی یاد میں حضرت فضل عمر نے ( ) کی اشاعت کے لیئے کس قدر رقم سے ٹرسٹ قائم فرمایا۔

ج :۔ حضرت فضل عمر نے حضرت سیدہ اُمّ طاہر کی روح کو ثواب پہنچانے کے لیئے مبلغ دس ہزار روپے ( ) کے لیئے دیا۔

س :۔ حضرت سیدہ اُمّ طاہر کی وفات کے بعد حضرت فضل عمر نے کس سے شادی کی۔

ج :۔ حضرت سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ سے جو مہر آپا کہلاتی ہیں۔

س :۔ عورتوں کے متعلق حضرت فضل عمر کو کونسی مبشر خدائی اطلاع ملی۔

ج :۔ حضور نے ۲۶ اپریل ۱۹۴۴ء کو بعد نماز مغرب بیان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا اگر تم پچاس فی صدی عورتوں کی اصلاح کر لو تو (دین حق) کو ترقی ہو جائے گی۔

س :۔ جلسہ (۔) دہلی کے موقعہ پر قادیان کی مستورات نے کیا بہادرانہ مظاہرہ کیا۔

ج :۔ جلسہ (۔) دہلی کے موقعہ پر مخالفین نے فساد شروع کیا تو غیر از جماعت مستورات گھبرا گئیں لیکن قادیان کی خواتین نے ان کی حفاظت کے لیئے ان کے گرد حلقہ باندھ لیا۔

س :۔ حضرت فضل عمر نے ۵۰ فی صدی عورتوں کی اصلاح کے لیئے کیا پروگرام بنایا۔

ج :۔ حضور نے فرمایا مستورات اپنے آپ کو منظم کریں، ہر عورت لازمی لجنہ کی ممبر ہو گی۔ صحیح پردہ نہ کرنے، مرد کے بغیر سفر کرنے، سینما دیکھنے، ریڈیو سننے میں وقت ضائع کرنے سے اجتناب کی طرف توجہ دلائی۔

س :۔ غیر زبانوں میں ترجمہ قرآن کریم اور دعوت الی اللہ سیٹ کی ایک کتاب شائع کرنے کے لیئے لجنہ اماء اللہ کے ذمہ کس قدر خرچ کی رقم تھی۔

ج :۔ جرمن زبان میں ترجمۃ القرآن اور دعوت الی اللہ سیٹ کی کتاب کے لیئے کل ۳۲ ہزار روپیہ لجنہ کے ذمہ حضور نے لگایا۔ چنانچہ چونتیس ہزار تک کے وعدے ہو گئے۔

س :۔ چندہ توسیع بیت مبارک میں حصہ لینے والی کس مخلص خاتون کا ذکر حضرت فضل عمر نے فرمایا۔

ج :۔ چندہ توسیع بیت مبارک میں اپنے سرمایہ کا معتدبہ حصہ نقد پیش کرنے والی خاتون سردار النساء صاحبہ تھیں۔ ہجرت کے بعد ربوہ آکر وفات ہوئی۔

س :۔ تحریک وقف جائیداد میں کس قدر مستورات نے حصہ لیا۔

ج :۔ تحریک وقف جائیداد میں ۱۶۹ خواتین نے اپنے زیور اور جائیدادیں وقف کر کے حصہ لیا۔

س :۔ تعلیم الاسلام کالج کے لئے کس قدر چندہ کی تحریک ہوئی۔

ج :۔ ۲۸ مارچ ۱۹۴۴ء کو حضرت فضل عمر نے کالج کی تعمیر کے لیئے ڈیڑھ لاکھ روپیہ چندہ کی تحریک فرمائی جس میں مستورات اور لجنات نے اپنی وسعت کے مطابق حصہ لیا۔ حضرت اماں جان نے پانچ صد روپیہ اپنی طرف سے ادا کیا۔

س :۔ گولڈ کوسٹ (مغربی افریقہ) میں زنانہ سکول کے قیام کے لیئے لجنہ اماء اللہ نے کس قدر حصہ لیا۔

ج :۔ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے چار ہزار روپیہ بھجوانے کا وعدہ کیا۔ جس میں پندرہ سو روپیہ لجنہ اماء اللہ دہلی کا وعدہ بھی شامل ہے۔ بہت جلد یہ رقم ادا کر دی گئی۔

س :۔ ۱۹۴۴ء کے جلسہ سالانہ پر حضور کی تحریک کے تحت ۱۹۴۵ء میں کس قدر لجنات قائم ہوئیں۔

ج :۔ ۱۹۴۴ء کے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر مستورات کو تحریک فرمائی تھی۔ کہ واپس جا کر اپنی اپنی جگہوں پر لجنہ قائم کریں چنانچہ اس کے نتیجہ میں ۱۹۴۵ء میں اٹھاسی مقامات پر نئی لجنہ اماء اللہ کا قیام عمل میں آیا اور پہلے سے قائم شدہ پانچ لجنات از سر نو سرگرم عمل ہوئیں۔

س :۔ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی تشکیل کب ہوئی۔

ج : سیدنا حضرت فضل عمر کے جلسہ سالانہ ۱۹۴۴ء پر فرمودہ ارشاد کے تحت لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی تشکیل ۱۹ جنوری ۱۹۴۵ء کو ہوئی۔

س :۔ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی پہلی صدر کون تھیں۔

ج :۔ حضرت سیدہ اُمّ ناصر صاحبہ صدر اور حضرت سیدہ اُمّ داؤد صاحبہ نائب صدر تھیں۔

س :۔ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی پہلی تنخواہ دار کارکن کون تھیں اور کب مقرر ہوئیں۔

ج :۔ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی پہلی تنخواہ دار کارکن سراج بی بی صاحبہ ۲۰ فروری ۱۹۴۵ء کو مقرر ہوئیں۔

س :۔ دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے لیئے زمین خریدنے کے لیئے کتنی رقم جمع ہوئی۔

ج :۔ دفتر لجنہ مرکزیہ کی زمین خریدنے کے لیئے چار ہزار روپے کے لیئے تحریک ہوئی تھی۔ جس میں سے لجنہ اماء اللہ سکندر آباد۔دکن نے نو سو روپیہ دیا تھا۔

س :۔ لجنہ کی مجلس شوریٰ کب قائم ہوئی۔

ج :۔ لجنہ کی پہلی مجلس شوریٰ ۳۱ مارچ بروز ہفتہ منعقد ہوئی۔ جس میں بیس لجنات شامل ہوئیں۔ باقاعدہ طور پر ۲۶، ۲۷ دسمبر کی درمیانی رات شوریٰ منعقد ہوئی۔ جس میں جلسہ سالانہ پر آنے والی مستورات شامل تھیں اس اجلاس میں ۵۵ لجنات کی ممبرات شامل تھیں۔

س :۔ چندہ منارہ ہال میں لجنہ اماء اللہ نے کس قدر وعدہ لکھوایا۔

ج :۔ چندہ منارہ ہال میں لجنہ اماء اللہ نے ۵۰ ہزار روپیہ کا وعدہ لکھوایا۔

س :۔ مصباح کو لجنہ اماء اللہ کا باقاعدہ آرگن کب بنایا گیا۔

ج :۔ ۲ فروری ۱۹۴۵ء کو لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے مصباح کو لجنہ کا آرگن بنانے کا فیصلہ کیا۔

س :۔ چرخہ کاتنے کی تحریک کا پس منظر کیا تھا۔

ج :۔ جنگ عالمگیر کے نتیجہ میں کپڑے کی کمی آگئی تھی۔ حضرت فضل عمر نے مستورات کو چرخہ کاتنے اور جولاہوں سے کپڑا بنوانے کی تحریک فرمائی تھی۔

بقیہ صفحہ ۵ سے آگے

کھوئے رہنا بھی انسان کے پورے جسمانی نظام پر اثر ڈالتا ہے۔ جب فکریں بہت زیادہ بڑھ جاتی ہیں تو کئی بیماریوں کے پیدا ہونے کا اندیشہ رہتا ہے۔ زیادہ غمگین، خوف زدہ یا افسردہ رہنا اور کوئی اہم فیصلہ کرنے کی ہمت نہ باندھنا، دماغی صلاحیتوں کو کند کرتا ہی ہے۔ اس سے صحت بھی رفتہ رفتہ خراب ہو جاتی ہے۔ فکر یا پریشانی کے عالم میں آدمی کی بھوک مر جاتی ہے۔ جو غذا وہ کھاتا ہے وہ جسم کا حصہ نہیں بنتی۔

کچھ پریشانیاں ایسی ہوتی ہیں جن پر انسان کا قابو نہیں ہوتا۔ ان کا سرچشمہ حالات ہوتے ہیں۔ ان سے بچنا تو مشکل ہوتا ہے مگر ان کا مقابلہ کر کے ان سے چھٹکارا پایا جا سکتا ہے۔ مگر بعض پریشانیاں انسان کی خود پیدا کردہ ہوتی ہیں مثلاً ہزاروں لوگوں کو بڑھاپے اور موت کا تصور پریشان کرتا ہے۔ صحت کی دیکھ بھال کے قاعدوں کی پابندی کر کے ایسی پریشانیوں سے بھی بچا جا سکتا ہے۔

سماجی رشتوں میں پریشانیوں سے بچے رہنے کا ایک گُر یہ ہے کہ دوسروں سے بلاوجہ نہ الجھا جائے اور دوستی کو اعتدال پر رکھا جائے۔ خوف ایک نفسیاتی بیماری ہے۔

بوریت زندگی کو نہ صرف تلخ بنا دیتی ہے بلکہ عمر کو بھی گھٹا دیتی ہے۔ اس سے نجات حاصل کرنے کے لئے گھر کے دن رات کے کام کاج سے کبھی کبھی چھٹی لے کر باہر گھومنے پھرنے کا موقع بھی نکالنا چاہیئے۔

جب آپ کے دماغ کو کوئی مشکل سوال پریشان کرے اور اس کے متعلق کافی سوچ بچار کرنے کے باوجود آپ کسی قطعی فیصلے پر نہ پہنچیں تو بہتر ہے کہ آپ خیالات کا رخ کسی اور جانب کر دیں۔

(ہفت روزہ فرق لاہور ۸ تا ۱۵ دسمبر ۹۱ء)

بقیہ : صفحہ ۳ سے آگے

کی عمارتوں کو مسمار کیا گیا تھا اور جو خوراک کے گودام تباہ کر دیئے گئے تھے وہ اب دوبارہ تعمیر کر لئے گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس وقت عراق کو سب سے زیادہ مسئلہ خوراک اور دواؤں کی عدم فراہمی کی وجہ سے ہلاکت کے منہ میں جا رہے ہیں لیکن انہیں خوراک اور دوائیں بہم پہنچانے کا کوئی ذریعہ نظر نہیں آتا۔ اس وقت انہیں انسانی ہمدردی کی ضرورت ہے اور سفارتکار نے کہا کہ پاکستان اس سلسلے میں بہت کچھ کر سکتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز ربوہ

مسل نمبر ۲۸۲۶۳ میں محمد افضل ملک ولد امجد ملک صاحب قوم ککے زئی پیشہ طالب علم عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کراچی۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹-۷-۹۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰/- روپے ماہوار بصورت وظیفہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ محمد افضل ۴/۱۲ ماڈل ڈے کیئر اسکول ماڈل کالونی کراچی ۵۱۰۰-۷۔ گواہ شد نمبر ۱۔ عبدالمالک خان سیکرٹری وصایا حلقہ ماڈل کالونی کراچی۔ گواہ شد نمبر ۲۔ سید نذیر احمد وصیت نمبر ۲۶۴۵۴۔

مسل نمبر ۲۸۲۶۴ میں حفیظ احمد مختار ولد چوہدری غلام احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۲/۵ دار البرکات ربوہ حال کراچی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳-۷-۹۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۳۱۰۰/- روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ حفیظ احمد مختار A-8/26 ماڈل کالونی کراچی۔ گواہ شد نمبر ۱۔ عبدالمالک خان سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ ماڈل کالونی کراچی۔ گواہ شد نمبر ۲۔ سید منیر احمد وصیت نمبر ۲۶۴۵۴

مسل نمبر ۲۸۲۶۵ میں اکبر نور ولد محمد افضل طاہر قوم دھاریوال پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کراچی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۷-۹-۹۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے العبد۔ محمد اکبر نور E-۴۴ ملیر کینٹ بازار کراچی۔ گواہ شد نمبر ۱۔ چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیان جماعت احمدیہ کراچی۔ گواہ شد نمبر ۲۔ محمد افضل طاہر والد موصی۔

مسل نمبر ۲۸۲۶۶ میں چوہدری عامر سلیم ولد چوہدری محمد سلیم صاحب قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر ۷-۴P ضلع رحیم یار خان حال کراچی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶-۷-۹۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ چوہدری عامر سلیم ۴۳/۲ ماڈل کالونی کراچی نمبر ۵۱۰۰-۷۔ گواہ شد نمبر ۱۔ چوہدری عبدالوحید C-۱۳/۱۱ ملیر کالونی کراچی۔ گواہ شد نمبر ۲۔ حفیظ احمد مختار A-8/26 ماڈل کالونی کراچی۔

مسل نمبر ۲۸۲۶۷ میں محمد شریف ولد عبدالرحمٰن قوم ارائیں پیشہ تجارت عمر ۶۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گلشن اقبال کراچی۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۷-۹-۹۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

(۱) مکان نمبر L-۲۸۳۸ بلاک نمبر ۲ میٹرول نمبر ۳ سکیم نمبر ۳۳ برقبہ ۹۰ مربع گز مالیتی ۳،۴۰،۰۰۰/- روپے اس پر ۵۵،۰۰۰/- روپے کا قرضہ ہے۔

(۲) کرایہ کے لئے تعمیری سامان کی مالیت دس ہزار روپے۔ کل جائیداد ۳،۵۰،۰۰۰/- روپے اس وقت مجھے مبلغ ۶۰۰/- روپے ماہوار بصورت کرایہ از تعمیری سامان مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ محمد شریف L-۲۸۳۸ بلاک نمبر ۲ کراچی۔ گواہ شد نمبر ۱۔ صلاح الدین ولد چراغ دین فیڈرل بی ایریا کراچی۔ گواہ شد نمبر ۲۔ ملک جاوید احمد کراچی۔

مسل نمبر ۲۸۲۶۸ میں محمد شفیق قیصر ولد محمد شریف صاحب قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۲۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گلشن اقبال کراچی۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۷-۹-۹۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ رہائشی مکان واقع گوہر آباد کچی آبادی کراچی مالیتی ۵۰،۰۰۰/- روپے اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰۰/- روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ محمد شفیق قیصر مکان نمبر L-۲۸۳۸ بلاک نمبر ۲ میٹرول نمبر ۳ گلشن اقبال کراچی الیسٹ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ صلاح الدین ابن چراغ دین صاحب کراچی۔ گواہ شد نمبر ۲۔ ملک جاوید احمد ولد محمد اشرف صاحب کراچی۔

مسل نمبر ۲۸۲۶۹ میں سعید احمد خان ولد عبدالحنان خان قوم پٹھان پیشہ ملازمت عمر ۵۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن موضع سوسل ضلع مانسہرہ حال کراچی۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷-۹-۹۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) زرعی زمین ۶۰ کنال واقع موضع سوسل ضلع مانسہرہ مالیتی

باقی صفحہ ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ملکی خبریں

○ وزیراعظم نے کہا ہے کہ بعض سیاستدان افراتفری مچا کر پاکستان کو نقصان پہنچانے پر تل گئے ہیں۔ جو قوم سنجیدگی کو خدا حافظ کہہ دے اس کا خدا ہی حافظ ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارا پریس ایسا کردار ادا کر رہا ہے۔ جیسے صحافت کی آزادی ملکی آزادی سے زیادہ اہم ہو۔ انہوں نے سوال کیا کہ آخر کیا آفت آگئی ہے جسے اخبارات میں اچھالا جا رہا ہے۔ انہوں نے کاموں کی ضلع گوجرانوالہ میں ایک عظیم الشان جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہمارے مخالف کہتے ہیں کہ وہ اقتدار میں آکر صنعتیں واپس لے لیں گے۔ وزیراعظم نے کہا کہ "وہ" کبھی اقتدار میں واپس نہیں آئیں گے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ذوالفقار علی بھٹو نے "اِدھر ہم اُدھر تم" کا نعرہ پاکستان کو پانچ ٹکڑے ہونے سے بچانے کے لئے لگایا تھا۔ اگر شیخ مجیب کے چھ نکات کو تسلیم کر لیا جاتا تو پاکستان کے پانچ ٹکڑے ہو جاتے۔ انہوں نے حمود الرحمان کمیشن رپورٹ شائع کرنے کا مطالبہ کیا۔ محترمہ نے کہا کہ اگر حکومت عدلیہ کو انتظامیہ سے الگ کرنے کا اعلان کرے تو پیپلز پارٹی تعاون کرے گی۔

○ سندھ کے علاقے پڈ عیدن میں چار ڈاکو بنک سے ایک کروڑ سے زائد کے زیورات اور نقدی لوٹ کر لے گئے۔ ڈاکوؤں کے حملے میں دو افراد شدید زخمی ہو گئے۔

○ سوویت یونین کے نائب صدر چار روزہ سرکاری دورے پر آج اسلام آباد پہنچ رہے ہیں۔ ان کے اس دورے کا مقصد روس میں ہونے والی مجاہدین کی بات چیت کو آگے بڑھانا ہے۔

○ افغانستان کے مسئلہ پر روس امریکہ معاہدہ میں پاکستان شامل نہیں ہے۔ دفتر خارجہ کے ترجمان نے کہا ہے ایٹمی معاملات پر اختلافات کے باوجود امریکہ سے ضروری معاملات میں پاکستان کا تعاون جاری رہے گا۔

○ وفاقی وزیر برائے محنت نے کہا ہے کہ خلیج کی جنگ کے پاکستانی متاثرین کو کویت میں اثاثوں کی تلاش کے لئے ویزے دیئے جائیں گے۔ یہ ویزے ایک ماہ میں وطن واپس آنے کی ضمانت پر جاری ہوں گے۔

○ خان عبدالولی خان نے کہا ہے کہ امریکہ اگلے سال پاکستان کی تمام امداد بند کر دے گا اس لئے ضروری ہے کہ افغان مسئلہ جلد حل ہو جانا چاہیئے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ حکومت عدلیہ پر مسلط ہو چکی ہے صدر اپنی سیاسی لڑائی کے لئے عدلیہ کو استعمال کر رہے ہیں۔ حکومت کا رویہ عدلیہ سے سنگین مذاق ہے۔

○ وفاقی وزیر جام یوسف نے کہا ہے کہ بلوچستان اسمبلی ٹوٹنے کا کوئی خطرہ نہیں ہے

○ وزیر خزانہ نے کہا ہے کہ پاک امریکہ مذاکرات ناکام رہے ہیں ہمیں نازک اقتصادی صورت حال کا سامنا ہے۔

○ وزیراعظم نے کہا ہے کہ کالا باغ ڈیم کا مسئلہ تمام اتحادی جماعتوں کے مشورے سے حل کیا جائے گا۔

○ بھارتی فوج نے عباس پورہ کے نواحی دیہات میں بلا اشتعال شدید فائرنگ کی۔ جواباً پاکستان نے بھی شدید گولہ باری کی

○ وزارت خارجہ کے ترجمان نے کہا ہے کہ بھارت آمادہ ہو جائے تو پاکستان ایٹمی تنصیبات معائنہ کے لئے کھول دے گا۔

○ وائس آف امریکہ نے خدشہ ظاہر کیا ہے کہ بھارت کے بھی ٹکڑے ہو جائیں

گے۔

○ چنیوٹ کے قریب شدید دھند کی وجہ سے مسافر بس اور ویگن کے آپس میں ٹکرانے سے ۴ مسافر جاں بحق اور ۸ شدید زخمی ہو گئے۔

غیر ملکی خبریں

○ سوویت یونین کی آزاد ریاستوں کی دولت مشترکہ کا ہفتہ کے روز قازقستان میں اجلاس ہو گا جس میں دولت مشترکہ کو قانونی حیثیت دی جائے گی اس کے بعد ۳۱ دسمبر سے سوویت یونین کا وجود آئینی اور قانونی اعتبار سے ختم ہو جائے گا۔

○ جمہوریہ قازقستان نے رشین فیڈریشن کے صدر کی اس تجویز کو مسترد کر دیا ہے کہ قازقستان کے تمام ایٹمی ہتھیار رشین فیڈریشن کے حوالے کر دیئے جائیں۔ قازقستان کے صدر مسٹر نور سلطان نذر نے کہا ہے جب تک رشین فیڈریشن کے پاس ایٹمی ہتھیار ہیں ہم بھی اپنے پاس رکھیں گے۔

○ امریکہ کے وزیر خارجہ مسٹر جیمز بیکر نے قازقستان کے صدر اور بائیلو رشیا کے صدر کے ساتھ ملاقات کی ہیں۔ دونوں صدور نے انہیں ایٹمی ہتھیاروں کی حفاظت کا یقین دلایا ہے۔ مسٹر بیکر اب یوکرائن کے صدر سے مذاکرات کریں گے۔

بقیہ ص ۷ سے آگے

/-۵۰۰۰۰ روپے۔ (۲) پلاٹ برقبہ ۶۰۰ مربع گز گلشن مہران سکیم ۳۳ مالیتی /-۳۳۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ /-۳۱۵۰ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے العبد۔ سعید احمد خان موضع سوبل ضلع مانسہرہ کوارٹر نمبر ۱-۲ بلاک آئی تھانہ رسالہ کراچی۔ گواہ شد نمبر ۱۔ چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیان کراچی۔ گواہ شد نمبر ۲ سید سخاوت شاہ وصیت نمبر ۱۵۸۷۲۔

ضرورت ڈرائیور

ایسے ڈرائیور کی ضرورت ہے۔ جو ٹریکٹر۔ پک اپ (پرائیویٹ) چلا سکے ریٹائرڈ فوجی کو ترجیح دی جائے گی۔ دیہی علاقہ میں رہنا ہوگا امیر حلقہ کی تصدیق ضروری ہے

رابطہ

چوہدری منور حفیظ سلہری فون ۰۴۳۴۴-۲۰۰۴

مرڑاڑہ خاص تحصیل و ضلع نارووال

خوشخبری

• نصرت جہاں اکیڈیمی کی تمام کتب بازار سے بارعایت دستیاب ہیں۔

رؤف کاپی ہاؤس اقصیٰ روڈ ربوہ

خارش ہر قسم گرمی۔ گیس اور کمزوری کا خاتمہ

عزیز دواخانہ رجسٹرڈ چک چٹھہ نزد حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

مرگی۔ مالیخولیا۔ بواسیر۔ اٹھرا اور لیکوریا کا مکمل علاج

قالین بنانے والے دوست متوجہ ہوں

ایسے دوست جو چھوٹے پیمانہ پر سوتری قالین ۱۶/۱۶ کوالٹی بناتے ہوں۔ اچھے ریٹوں پر آرڈر پہ قالین تیار کرنے کیلئے خاکسار سے رابطہ قائم کریں

(چوہدری) منور حفیظ معرفت عباس کارپوریشن

۱۷- عابد مجید روڈ

لاہور۔ کینٹ

پتہ

کیوریٹو سسٹم

سے آپ کیا کیا فائدے حاصل کر سکتے ہیں؟ لٹریچر مفت

ایک روپے کا واپسی ٹکٹ بھیج کر منگوائیں

کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ ربوہ پاکستان